Al-Abṣār (Research Journal of Fiqh & Islamic Studies)
ISSN: 2958-9150 (Print) 2958-9169 (Online)
Published by: Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.
Volume 03, Issue 01, January-June 2024, PP: 46-68
DOI: https://doi.org/10.52461/al-abr.v2i2.2659

فقہ السیرۃ اور فقہیاتِ سیرت (تعارف وجائزہ)

Fiqh al-Sirat and Fiqhiyat-e-Sirat (Introduction and Review)

Sawera Arshad
PhD Scholar, Govt. College University, Faisalabad.
saweraarshad200@gmail.com

Professor Dr. Humayun Abbas
Professor/Dean Faculty of Islamic Studies, Govt. College University, Faisalabad.
drhumayunabbas@gcuf.edu.pk

Abstract

Fiqh ul seerah is to describe the incidents of seerah in a detailed and reasoned manner and clarify the lessons and wisdom contained in them. Every aspect of the seerah is included in it , which is related to the revision and research of the traditions of the seerah or their authentic status or the events may be from the background of the seerah or from the conflict and application or from the reasoned answers to the objections of the orientaists and atheists or the derivation and conclusions and the full details of the primary sources while jurisprudence is a sub-branch of fiqh ul seerah , in which seerah and jurisprudence issues are described together. Before these trends emerged as formal art in the 20th century, they were present in various biographies of the pioneers, but as a term they were not in vogue.Jurisprudence biographies were created by the Muhaddithians of the early days, but the first pioneers in biography are Allama Muhammad Bin Umar Waqdi's book al-Mughazi. Regularly, the work in this regard is seen in the biographies of Ibn Hazm Zahri, Ibn Abd al-Barr, Imam al-Sahili, Ibn Qayyim, etc. In addition to this, the nature and status of the rulings and dispositions issued by Muhammad, the requirements of the situation and the times, and his jurisprudential status with the description of the chronological order of events from jurisprudence biography. Easier understanding of determinations and orders-

Keywords

Fiqh ul seerah, jurisprudence, History of Jurisprudence, Importance of Jurisprudence

All Rights Reserved © 2022 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

1 تعارف وتوضیح موضوع

علومِ اسلامیہ کے وسیع علمی ذخیرہ میں کئی علوم وفنون کے ساتھ لفظ "فقہ" کا استعمال کیا گیا ہے۔مثال کے طور پر فقہ الحدیث، فقہ القرآن، فقہ السنۃ، فقہ العبادات، فقہ الاسلام، فقہ القضاۃ اور فقہ اللغہ وغیرہ۔علاوہ ازیں سلف صالحین اور فقہاء کی آراء و فقہی نظریات کے ضمن میں بھی یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔مثلاً فقہ ابو بکر صدیق، فقہ الخلفاء الراشدین، فقہ المتوسطین، فقہ علماء المدینۃ وغیرہ۔اسی طرح علوم میں ایک میدان علم سیرت بھی ہے اسی طرح بیسویں صدی میں "فقہ السیرۃ" کا رجحان سامنے آیا۔

فقہ السیرۃ مرکب اضافی ہے۔فقہ چونکہ فہم وسمجھ بوجھ کا نام ہے۔(1)اور سیرت طریقہ کار، طرز، چال چلن2 کے معنی ظاہر کرتی ہے۔ اس طرح فقہ السیرہ سے مراد سیرت محمدی ﷺ کا گہرا فہم وادراک ہے جو سیرت کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے ان واقعات سے دروس، نکات، مسائل وجزئیات کا استخراج واستنباط کرنا ہے۔اگر ہم اس فقہ سے شرعی فقہ مراد لیتے ہیں تو سیرت کا لفظ صرف علم فقہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے مسائل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔باقی علوم مثال کے طور پر علم عقائد، علم حدیث، علم تاریخ، علم کلام اور علم تفسیر کے مسائل پھر سیرت سے خارج ہو جاتے ہیں۔اس لیے علماء کرام نے فقہ السیرۃ میں فقہ سے لغوی معنی مراد لیا ہے تاکہ سیرت طیبہ میں تمام علوم سے متعلقہ مسائل کا فہم ہو سکے۔

فقہ السیرۃ کو بطورِ اصطلاح دیکھا جائے تو یہ کوئی اصطلاح نہیں ہے کہ اس کے کوئی مخصوص لغوی یا اصطلاحی معنی ومفہوم علماء وفقہاء نے بیان کیے ہوں بلکہ یہ ایک رجحان ہے جو میدانِ سیرت میں عیاں ہوا۔متقدمین ومتاخرین میں فقہ السیرہ کا اسلوب ورجحان کا وجود ضرور پایا گیا لیکن اس نام سے اسے بیسویں صدی میں منظرِ عام پر لایا گیا۔یہ بالکل ایسا ہی تھا کہ جیسے دیگر علوم وفنون کا تاریخی وجود وبنیاد پہلے سے موجود تھا اور بعد میں رفتہ رفتہ ارتقائی منازل طے کرتے منظرِ عام پر آیا۔

"فقہ السیرۃ" کے مفہوم کو اگر دیکھا جائے تو اس سے مراد یہ نہیں کہ واقعات سیرت کو مفصل ومدلل انداز میں بیان کر دیا جائے، یا محض ان کی تاریخی تفصیلات میں بحث وتمحیص کی جائے بلکہ ان میں پنہاں اسباق وحکمتوں کو واضح کر دیا جائے۔جو بصیرتیں، احکام ودروس واقعات سیرت میں پوشیدہ ان کو عیاں کیا جائے۔اسی کاوش وجدوجہد کا نام "فقہ السیرہ" ہے۔(3)متعدد سیرت نگاروں نے "فقہ السیرۃ" کی توضیح وتشریح اپنے اپنے انداز سے کی۔لیکن ان کے ہاں اس رجحان کا مفہوم یکساں پایا جاتا ہے۔اس میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں۔ذیل میں متعدد ایسے اقتباسات اور علماء وسیرت نگاران کی آراء کو واضح کیا گیا جس میں کچھ نے فقہ السیرۃ کی تعریف مکمل طور پر واضح انداز میں بیان کی جبکہ بعض میں باقاعدہ طور پر تعریف تو نہیں کی لیکن کئی کتب کے مصنفین نے اپنی کتاب کا اسلوب واضح کرتے وہاں اس رجحان کی طرف اشارۃً بات کر دی جس سے فقہ السیرۃ کے رجحان سے مفہوم مرادی کی تعین میں مدد ملتی ہے۔:محماس بن عبد اللہ اپنی تصنیف "الموالاۃ والمعاداۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ" میں فقہ السیرۃ کی تعریف بیان کرتے ہوئے تحریر فرماہیں کہ:

"المراد بفقه السيرة: دراسة منهجية علمية لسيرة الرسول وما تنطوى عليه من عبروعظات و مبادئ و أحكام۔"(4)

فقہ السیرۃ سے مراد احکام ومبادی اور دروس واسباق کے اعتبار سے سیرت رسول ﷺ کا علمی و منہجی مطالعہ فقہ السیرۃ کہلاتا ہے۔

اسی طرح الدکتور موفق سالم نوری "فقہ السیرۃ النبویۃ" میں تحریر فرماہیں کہ:

"فان العمل فی فقه السيرة ليس عملاً اكاديميا بل هو عمل شرعی"(5)

فقہ السیرۃ میں اصل چیز بحث و تحقیق کی بجائے انسان کا شرعی عمل ہے۔

سعودیہ عربیہ کے عالم للصادق الخونی فقہ السیرۃ کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ:

"السيرة النبوية هی سجل الأحداث المتعلقة بحياة النبیﷺ وما يتعلق بها من أحداث سبقتها وأحداث سبقتها و أخرى تلتها، والمقصود بفقه السيرة استنباط مافی هذه الأحداث من عبر و عظات و فوائد و أحكام فقهية"(6)

سیرت نبویہ ﷺ سے مراد ان واقعات کو قلم بند کرنا ہے جو حیات رسول ﷺ سے متعلق ہوں خواہ آپ ﷺ سے پہلے کے یا بعد کے اور فقہ السیرۃ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان واقعات میں پائے جانے والے اسباق ودروس اور فقہی احکامات کو سمجھا جاسکے۔

اسی طرح ڈاکٹر محمود احمد غازی "محاضرات سیرت" میں فقہ السیرۃ کا مفہوم واضح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ مندرجہ بالا اسالیب سیرت نگاری میں فقیہانہ اسلوب سیرت ایک ایسا منفرد اسلوب ہے۔ جس میں واقعات سیرت کی تاریخی تفصیلات سے اعتناء نہیں کیا جاتا بلکہ ان میں چھپے فقہی بصائر واحکام اور دروس و عبر وغیرہ کا استخراج کیا جاتا ہے۔ عصرِ حاضر میں یہی اندازِ بیان "فقہ السیرۃ" کہلاتا ہے۔(7)الصلابی کے مطابق "فقہ السیرۃ" سیرت نگاری کے متعدد اسالیب میں سے ایک اسلوب ہے۔ جس میں وقائع سیرت کا احاطہ کرتے ہوئے ان میں تدبر کرنے کے بعد اہم احکام و مسائل اور نکات معلوم کیے جاتے ہیں۔ اس منفرد اسلوب سیرت نگاری اور طرزِ نگارش کو فقہ السیرۃ کہا جاتا ہے۔(8)ادب سیرت میں منفرد کاوش "علوم السیرۃ" از پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس فقہ السیرۃ کے مفہوم کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"فقہ السیرۃ میں فقہ الحدیث، فقہ الدعوۃ، فقہ السنۃ کی طرح دروس و عبر، اخذ و استنباطِ مسائل، شرعیہ، سماجیہ اور سیاسیہ ہیں۔"(9)

علاوہ ازیں ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے حوالے سے ایک تصنیف "ارمغانِ قریشی" ڈاکٹر ہمایوں عباس نے مرتب کی جس میں سیرت نگاری کے اسالیب بیان کرتے ڈاکٹر حافظ محمد طفیل کے مضمون میں فقہ السیرۃ کے مفہوم کو واضح کرتے لکھتے ہیں کہ اس میں واقعاتِ سیرت کی روشنی میں نئے مسائل کا حل تلاش کیا جاتا ہے جو اصول و کلیات سے جزئیات اور جزئی احکام کا استنباط و استخراج کرنے سے عبارت ہے۔(10) ان تمام اقتباسات سے یہ واضح ہوا کہ فقہ السیرۃ سے مراد وقائع سیرت سے فقہی احکام کا استنباط کرنا ہے۔ اسی حوالے سے متعدد علمائے سیرت نگاران نے اپنی تصانیف کے مقدموں میں کتاب کا اسلوب بیان کرتے بھی مختلف انداز میں بیان کیا۔ محمد الغزالی اپنی تصنیف "فقہ السیرۃ" کے مقدمہ میں اپنا اسلوبِ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وقد بذلت وسعی فی اعطاء القاری صورة صادقة عن سيرة رسول اللهﷺواجتهدت فی ابراز الحكم والتفاسير لما يقع من حوادث ثم تركت للحقائق المجاوة أن تدع آثار معافی النفوس دون افتعال أوا احتيال"(11)

میں نے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی ہے کہ قاری کے سامنے سیرت رسول ﷺ درست اور سچی تصویر پیش کر دوں۔ اس سلسلے میں واقعات کی تشریح اور ان کی حکمتوں کو واضح کرنے کی بھی مکمل کاوش کی ہے تاکہ شفاف حقائق کو قاری کے دل پر انصاف و شعور کے ساتھ اپنا اثر چھوڑ جائے۔

مصنف کا کتاب کے اسلوب کو بیان کرتے یہ واضح کرنا کہ اس سلسلے میں واقعات سیرت کی تشریح اور حکمتوں کو نمایاں کیا گیا۔ اس جملے میں فقہ السیرۃ کے حوالے سے مفہوم واضح ہوتا ہے کہ مصنف کی مراد کیا ہے۔ اسی طرح الدکتور محمد سعید رمضان البوطی "فقہ السیرۃ النبویۃ" میں مقدمہ کتاب کی خصوصیت واضح کرتے ہوئے تحریر فرماہیں کہ:

"ومن ناحية أخرى فقد فضلت أن أسير فی كتابة هذ ه البحوث على المنهج المدرسی القائم على استنباط القواعد والأحكام، مبتعدا عن المنهج الأدبی التحليلی المجرد"(12)

دوسری جانب میں نے ان مباحث کو تحریر کرتے ہوئے خالص ادبی تجزیاتی اسلوب سے احتراز کرتے ہوئے تدریسی اسلوب اختیار کیا ہے جس میں واقعات بیان کرنے کے بعد ان سے احکام و قواعد کا استنباط کیا جاتا ہے۔

دسویں صدی ہجری کی شخصیات میں سے "یحییٰ بن ابی بکر" کی تصنیف "حدائق الانوار و مطالع الاسرار فی سیرۃ النبی المختار" کے مقدمہ میں محقق نے سیرت النبی ﷺ کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فقہ السیرۃ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ان علماء فقه السيرة والفقهاء والاصولين استنبطوا من السيرة و حوادتها الاحكام الشرعية والقوانين الدولية"[13]

بے شک علمائے فقہ السیرۃ، فقہاء اور اصولیین نے سیرت اور واقعات سیرت سے ملکی قوانین اور احکام شرعیہ کا استنباط کیا ہے۔

خالد بن حامد بن مبارک نے "الفوائد السنیۃ من السیرۃ النبویۃ" کے مقدمہ میں کتاب کے منہج و اسلوب کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فقہ السیرۃ پر روشنی ڈالی کہ:

"وبالستالى لم أكثر من ذكر الروايات، بقدر ما أنظر فى الرواية من فوائد و عبر و مواعظ فأ ستجليها واقد مها بما يتوافق فع حاجات اليوم، بغية الربط بين السيرة النبوية و حاجات أبناء الأمة التى نتجدد فى صور فقاربة حسب الأزمان"[14]

بعد ازاں یہ کہ میں نے بہت زیادہ روایات ذکر نہیں کیں۔ کسی روایت میں جس قدر فوائد و عبر اور قابلِ نصیحت باتیں میں دیکھوں گا تو انہیں واضح ذکر کروں گا اور روز مرہ کی حاجات کے ساتھ ان کی موافقت بیان کروں گا تا کہ سیرت نبویہ ﷺ اور اس دور کے زمانہ کے لوگوں کی حاجات کے درمیان زمانی اعتبار سے ایک ربط پیدا ہو جائے۔

دکتور مہدی رزق اللہ تحریر فرماہیں کہ:

"ولم يخل هذا الكتاب من اشارات تربوية مفيدة، أولمسات ايمانية صعبرة كما لم يقف عند حدود سرد النصوص بلا تمعن أو اشارة الى فقهها و دروسها خصوصا وهى محل الأسوة والا قتداء"[15]

یہ کتاب تربیتی افادات اور ایمان میں اضافہ کرنے والے اُمور سے خالی نہیں اور جہاں کہیں نصوص کو ذکر کیا ہے۔ وہاں اس کے معنی و مفاہیم اور اس سے حاصل ہونے والے اسباق کو بھی بیان کیا ہے۔ بالخصوص جب اس کا تعلق رہبری رہنمائی اور اسوہ کے ساتھ ہو۔

منہج کتاب پر مزید لکھتے ہیں کہ:

"ورأيت أن استنبط من كثير من أحداث السيرة بعض رؤوس المسائل الفقهية والحكم والعبر"[16]

اور میں نے یہ مناسب سمجھا کہ میں سیرت کے کثیر واقعات سے بعض اہم فقہی مسائل اور حکمت و عبرت کی باتیں اخذ کروں۔

"سیرۃ خیر العباد" میں مصنف نے زاد المعاد سے مخصوص واقعات سیرت کو علیحدہ کر کے ان سے مستنبط شدہ دروس و عبر و احکام شرعیہ جمع کیا۔ مصنف نے کتاب کے مقدمہ میں ابن قیم کے اسلوب و منہج کی وضاحت کی ہے جس سے "فقہ السیرۃ" کا رجحان واضح ہوتا ہے تحریر فرماہیں کہ:

"انه لايدع مناسبة يستفيد منها حكمة أوحكما الا و توقف عنده و بينه، الامر الذی يفعنا أمام فقه للسيرة حقيقة"[17]

وہ (ابن قیم) کوئی موقع ایسا نہیں چھوڑتے جس سے کوئی حکمت یا شرعی حکم اخذ نہ کریں ہر جگہ پر انہوں نے توقف کیا اور اسے واضح کیا۔ بنیادی طور پر یہ اسلوب فقہ السیرۃ کو ہمارے سامنے رکھتا ہے۔

الدکتور عمر محمد الفرماوی اپنی تصنیف "فقہ السیرۃ" میں ابن قیم کا سیرت نگاری میں منہج و اسلوب کو سراہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"فجاء ابن القيم و وجد هذا التراث الضخم امامه فأ رادان ينحو منحا جديد افی تناول السيرة النبوية الاوهو فقه هذه السيرة و ذكر الدروس و العبر المستفارة منها"[18]

چنانچہ ابن القیم نے اپنے سامنے یہ ضخیم ورثہ موجود پایا۔ پس آپ نے چاہا کہ سیرت النبی ﷺ کے مطالعہ کا ایک نیا انداز اپنائیں اور وہ ہے اس سیرت پر مبنی فقہ اور اس سے ماخوذ دروس اور عبر سے استفادہ۔

معروف کتب سیرت "بهجۃ المحافل وبغیۃ الاماثل فی تلخیص السیر والمعجزات والشمائل" میں یحییٰ بن ابی بکر نے کتاب کی خوبی بیان کرتے ہوئے تحریر فرماہیں کہ:

"و منها حديثه عن فقه سيرة رسول اللهﷺ مسهبًا تارة، و موجزاً أخرى"[19]

اور اس کتاب کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ فقہ السیرۃ رسول اللہ ﷺ کے متعلق ان (مصنف) کی بحث و گفتگو کبھی تو طویل اور کبھی مختصر ہوتی ہے۔

اسی طرح ابن قیمؒ کی تصنیف "زاد المعاد فی ھدی خیر العباد" کے مترجم رئیس احمد جعفری کتاب میں چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری کا تبصرہ اسلوبِ کتاب کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں جس سے "فقہ السیرۃ" کے مفہوم کی وضاحت پیش نظر آتی ہے لکھتے کہ:

"اب تک کسی ناشر نے اس اہم ترین کتاب کے ترجمہ کی طرف توجہ مبذول نہیں کی۔ جو سیرۃ نبوی ﷺ

کے ماخذ اور مواد کا بہترین سرمایہ ہے۔ مصنف زاد المعاد کا یہ قول نہ تو قول فصیل ہے، نہ اس کے نکالے ہوئے نتائج و مسائل بلا استثناء ہر فقہی مسلک کے مسلمہ ہیں۔ لیکن اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ اپنے موضوع پر یہ کتاب بلاشبہ حیرت انگیز ہے۔"[20]

مندرجہ بالا اقتباس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ابن قیمؒ کی معروف تصنیف فقہ السیرۃ کے حوالے سے اہم کتب میں شمار ہے۔ جس میں مختلف واقعات سیرت کے ذیل میں مسائل کو بیان کرتے ہوئے علماء کی آراء کو دلائل کے ساتھ بیان کرتے احکام و عبر کو اخذ کیا گیا ہے جس کا کتاب کے مقدمہ میں اعتراف کیا گیا ہے۔ اسی طرح مہدی رزق اللہ اپنی کتاب "سیرت نبوی ﷺ" میں مقصد تالیف بیان کرتے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ میں نے بیشتر وقائع سیرت سے اہم فقہی مسائل، مفید اسباق، عبرت آموز اور حکمت بھری باتیں اخذ کرنے کا التزام کیا ہے۔[21] شیخ ابو بکر جابر الجزائری کی معروف تصنیف سیرت "سیرتِ حبیب ﷺ" میں وصف کتاب کا ایک امتیازی پہلو بیان کرتے ہیں کہ اس کا ہر گوشہ نتائج و عبر کے تذکرے سے مزین ہے۔[22] اسی طرح شبلی نعمانی کی "سیرۃ النبی ﷺ"[23] اور ادریس کاندھلوی کی "سیرت مصطفیٰ ﷺ"[24] میں بھی یہی اسلوبِ کتب بیان کیا گیا۔ اسی طرح مولانا شاہ محمد جعفر پھلواری "پیغمبر انسانیت" میں امتیازی خصوصیت بیان کرتے ہوئے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ اس میں بعض ان استنباطی نکات کو درج کیا گیا ہے جن پر پہلے کسی کی نظر نہ پڑی۔[25] الغرض مذکورہ بالا بحث میں فقہ السیرۃ کے حوالے سے عرب اور برصغیر کے سیرت نگاران و مؤلفین کے نقطۂ نظر کو بیان کیا گیا اور ان کے مفاہیم کو واضح کیا گیا۔

2 فقہیاتِ سیرت

سیرت نگاری کے جدید رجحان "فقہ السیرۃ" پر سیر حاصل مبحث کو معروف سیرت نگاران کے نقطہ نظر سے بیان کرنے کے بعد فقہیاتِ سیرت کو بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ البتہ اس حوالے سے کوئی خاص تفصیلات علماء اکرام کی طرف سے نہیں بیان کی گئیں۔ بلکہ قدیم و جدید سیرت نگاران اس حوالے سے خاص فرق بیان نہیں کر پائے جس سے باقاعدہ فرق عیاں ہو سکے۔ جیسے کہ ڈاکٹر محمود احمد غازی بھی اپنی تصنیف (محاضرات سیرت) میں اس حوالے سے عنوان کو بیان کرتے ہوئے الجھن کا شکار دکھائی دیتے ہیں۔ وہ فقہیات سیرت کے عنوان میں فقہ السیرۃ کا مفہوم واضح کرتے ہیں جبکہ فقہیات سیرت اور فقہ السیرۃ میں واضح فرق ہے۔ کہیں کہیں جدید محققین کی جانب سے فقہیات سیرت کے مفہوم کو واضح کرنے کی کاوشیں سامنے آئیں جسے باقاعدہ عنوان کے طور پر بیان نہیں کیا گیا۔

"فقہ السیرۃ" اور "فقہیات سیرت" دو الگ پہلو ہیں لیکن ان کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ فقہ السیرۃ میں واقعات سیرت سے شریعی احکام و مسائل اور دروس و عبر کو مستنبط کیا جاتا ہے۔ جبکہ فقہیات سیرت کو فقہ السیرۃ نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ اس کو ذیلی شاخ کہنا مناسب ہے۔

کیوں کہ فقہ السیرۃ کے مفاہیم میں وسعت پائی جاتی ہے۔ لیکن فقہیات سیرت کے اندر ایک مخصوص مفہوم کار فرما ہے جو فقہی مسائل سے تعلق رکھتا ہے۔ الدکتور سید الجمیلی اپنی تصنیف کے مقدمہ میں ابن قیمؒ کی کتاب "زاد المعاد" کے اسلوب کو "فقہیات سیرت" سے تشبیہ دیتے دکھائی دیتے ہیں کہ:

"وقد رأيت أن ابن القيمؒ قد كان فى تصنيفه هذا الكتاب مؤدخًا فحققاً دقيقاً امتاز عن غيره من المصنفات التى وردت فى التاريخ السيرة سيدنا رسول اللهﷺ بالعمق الفقهى والأصولى فضلاً عن السرد التاريخى الدقيق، وتعقيبه على الكثير من المواقف الحيوية فى سيرته ﷺدراسة الفقه المسالة أو الموقف، وذلك تو طئة لاستنباط حكم شرعى"[26]

میں نے یہ دیکھا ہے کہ ابن قیمؒ اس کتاب کی تصنیف میں مؤرخ و محقق اور انتہائی باریک بین نظر آئے۔ یہ کتاب سیرت نبویؐ کے تاریخی پہلو پر لکھی جانے والی ان دیگر کتب سے ممتاز ہے جو فقہی اور اصول گہرائی لیے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہ کہ ان میں دقیق تاریخی اسلوب پایا جائے اور سیرت نبوی ﷺ میں ابن قیمؒ نے بہت سے مقامات پر کسی فقہی مسئلہ یا موقف کو واضح کیا ہے تاکہ حکم شرعی کے استنباط میں آسانی ہو۔

"السیرۃ النبویۃ الصحیحہ ﷺ" میں تصنیف کے اسلوب پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ اس کتاب میں واقعات سیرت کو بیان کرتے فقہی احکام اور ان کی قانون سازی کے تاریخی پہلو کی طرف اشارہ کرن کے ساتھ تحقیق کا اہتمام بھی کیا گیا۔[27] علاوہ ازیں فقہ السیرۃ میں فقہ اسلامی کی تمام اقسام شامل ہیں۔ مثلاً عقائد اسلام، ارکانِ اسلام، شمائل و فضائل النبوی ﷺ، خصائص نبوی، معجزات نبوی ﷺ، غزوات وسیر و مغازی، ناموس رسالت اعتراضات وغیرہ۔ جبکہ فقہیات سیرت میں جو عہدِ نبوی ﷺ سے حیات نبویؐ کے واقعات سے تعلق رکھتی ہے۔ خالصتاً فقہی مبحث شامل ہے۔ لیکن ان میں اخلاق و شمائل نبوی، خصائص نبوی ﷺ، عقائد اسلام، معجزات وغیرہ جیسے مسائل شامل نہیں۔ متعدد کتب سیرت کا جائزہ لینے کے بعد یہ تفہیم ہو سکی کہ سیرت اور فقہی بحث کو ملا کر بیان کرنا فقہیات سیرت کہلاتا ہے۔ فقہیات سیرت کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

1. فقہیات سیرت کا ایک حصہ ان اصولوں و قواعد پر مشتمل ہے جو اکابر اسلام نے خود احادیث و سیرت کی روشنی میں متعین فرمائے جن کو سمجھنا ضروری امر ہے۔
2. دوسرا بڑا میدان واقعاتِ سیرت ہیں جن کی فقہی تعبیر کیے بغیر یعنی فقہی نقطہ نظر سے سمجھے بغیر احکام سیرت کی تعبیر کرنے سے ہے جو کہ مشکل امر ہے۔

3. فقہیات سیرت کا تیسرا میدان وہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کے مختلف ارشادات اور فیصلوں کو فقہائے اسلام نے مختلف زمروں میں مرتب کیا کہ کونسی بات نبی ﷺ نے بطورِ انسان کہی اور کون سی بات بطور نبی کہی جس میں علماء کا اختلاف موجود ہے۔(28)

3　فقہیات سیرت کا تاریخی پس منظر

متقدمین اور متاخرین کی امھات کتبِ سیرت پر اگر نظر دوڑائی جائے تو ان میں سیرت نگاری کے مختلف مناہج واسالیب کو اختیار کیا گیا۔ محدثانہ، موٴرخانہ، موٴلفانہ، متکلمانہ اور مناظرانہ وغیرہ۔ اسی طرح فقہیات سیرت کا خاص اسلوب بھی قارئین کی دلچسپی کا باعث بنا۔ کسی کتاب میں کسی خاص اسلوب کا غلبہ ظاہر ہو تو اسے اس اسلوب کی حامل کتاب قرار دیا جاسکتا ہے متعدد سیرت نگاران نے اپنی تصنیف میں اس حوالے سے واضح الفاظ میں وضاحت نہیں کی۔ دوسرا یہ کہ ایک کتاب بیک وقت کئی اسالیب کی حامل نظر آتی ہے۔

3.1 متقدمین کی کتب سیرت

متقدمین کی سیرت نگاری کا منفرد و اہم اسلوب وقائع سیرت کے ذیل میں فقہی مسائل کے حوالے سے بحث بیان کرنا ہے۔ جسے فقہیات سیرت کہا جاتا ہے۔ فقہیات سیرت کی داغ بیل یوں تو ابتدائی زمانے کے محدثین نے ڈالی۔ بالخصوص امام ترمذیؒ، امام بخاریؒ اور امام نسائی نے کتب حدیث میں احادیث کی جمع آوری کے علاوہ ان سے معلوم ہونے والے احکامات واہم نکات کو بھی بیان کیا۔ اسی طرح فن سیرت نگاری میں بھی فقہیات سیرت کے حوالے سے اسلوب زمانہ قدیم سے ہی موجود تھا۔ لیکن عصرِ حاضر میں یہ فن باقاعدہ اسلوب کی حیثیت سے منظرِ عام پر آیا۔ بعض کتب میں یہ اسلوب ان سب جوانب کی جامع کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور بعض میں مختصراً دیکھا جاتا ہے۔(29) جن میں مختصراًاس حوالے سے اشارہ کر دیا گیا، مثال کے طور پر امام شامی نے "النفائس المستجادات"(30)(نیا قیمی تحفہ) کے اخذ کرنے کا تذکرہ کیا ہے اور ایسے ہی امام زرقانی نے "وجواھر استخرجتھا قاموس الحکم المصطفویۃ"(31) کہہ کر اس حوالے سے اظہار کیا۔ ایسے ہی دیگر سیرت نگاروں نے بھی اس امر کی وضاحت نہیں کی مگر ان کی تصنیف میں یہ اسلوب نظر آتا ہے۔

فقہیات سیرت میں متقدمین میں سے سب سے پہلے علامہ محمد بن عمر الواقدی (م207ھ) کی تصنیف "کتاب المغازی" سرِ فہرست ہے جس میں غزوات اور سیر کے فقہی اور قانونی پہلوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان کے ہاں واقعاتِ سیرت کے ذیل میں فقہی احکام کی تاریخ کے بیان کا اہتمام کیا گیا جس سے بہت سے احکام کے بارے میں تدریجی معرفت اور ناسخ و منسوخ کا فہم ہوتا ہے۔ (32)مارسدن جونس تحریر فرماہیں کہ واقدی نے آغاز اسلام کی زندگی کے ہجرت النبی ﷺ سے وصال تک کے تمام پہلوؤں پر اپنی

کتاب میں وضاحت پیش کی۔ مثلاً زراعت، کھانا، پینا، بت پرستی، مردوں کے دفن کے احکام اور طریقے وغیرہ۔ کتاب المغازی کے مقدمہ میں اس حوالے سے رقم طراز ہیں کہ:

"كما يلقى الواقدى أيضًا الضوء على مشاهد كثيرة من الحياة فى فجر الاسلام مثل ا لزراعة، ولأكل، ولأصنام، والعادات فى دفن الموتى و على تكوين و تنظيم العيدات، وبالجملة على جميع مظاهر الحياة فى المجتمع الاسلامى فى الفترة بين الهجرة وموت النبى۔"(33)

مزید مقدمہ میں اسلوبِ تصنیف کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"هذه الأخبار أن الواقدى يذكر بكل وضوح أنه كان يتبع منهجًا نقديًا واعيًا فنياً فى اختيار و تنظيم أخباره، ثم لا يلبث أن يذكر آراء ه و أفكاره عن الاخبار الى كان يسجلها۔۔۔ وعلى الرغم مماذكرت من آراء نقدية مثل الاختلاف الواقع فى بعض تواريخ الحوادث"(34)

یاد رہے کہ واقدی تاریخی واقعات کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ ان کے انتخاب اور بیان کرنے میں ایک خاص ناقدانہ منہج رکھتے ہیں اور پھر اس کے مطابق اپنی آراء کا اظہار کرتے ہیں۔ جیسا کہ بعض واقعات کی تاریخ بیان کرنے میں اختلافی آراء کا ذکر کیا۔

عصرِ حاضر میں "فقہیات سیرت" کا جدید رجحان امتِ مسلمہ کے سامنے بھی آیا ہے۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ بیسویں صدی سے پہلے سیرت نگاران نے اس رجحان پر کام نہیں کیا بلکہ قدیم کتب میں بے شمار اس حوالے سے کثیر ذخیرہ موجود ہے۔ بیسویں صدی سے پہلے کی کتب سیرت کا اندازہ لگایا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان میں متعدد کتب میں واقعاتِ سیرت کے ساتھ فقہی احکام بیان ہیں۔ وہاں فقہیات سیرت بھی بیان ہے۔ مثال کے طور پر ابن حزم ظاہریؒ (م456ھ) کی "جوامع السیر"، ابن عبد البرؒ (م463ھ) کی "الدرر فی اختصار المغازی والسیر"، امام سہیلیؒ (م581ھ) کی "الروض الأنف" (شرح ابن ہشام)، علامہ ابن القیمؒ (م751ھ) کی "زاد المعاد فی هدی خیر العباد" علامہ ابن کثیر (م774ھ) کی "السیرۃ النبویۃ"، علامہ مقریزیؒ (845ھ) کی امتاع الاسماع، ابو بکر العامری (م893ھ) کی "بهجة المحافل وبغیة الاماثل فی تلخیص المعجزات والسیر والشمائل"، امام قسطلانیؒ (م923ھ) کی "المواهب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ"، علامہ زرقانیؒ (م1122ھ) کی "شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیہ"، محمد بن یوسف الصالحی الشامی (م942ھ) کی "سبل الهدیٰ والرشاد"، عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب (م1244ھ) کی "مختصر سیرۃ الرسول"، زینی دحلان (م1304ھ) کی "السیرۃ النبویۃ" وغیرہ۔ ان میں فقہی مسائل اور احکام و عبر دونوں لحاظ سے مباحث کو شامل کیا گیا ہے۔ ان کتب میں سیرت اور فقہ کا ملاپ نظر آتا ہے۔ جو اس بات کو

ظاہر کرتا ہے کہ یہی کتب عصرِ حاضر کی کتبِ سیرت کا مصدر و منبع ہیں۔ لیکن یہ بات عیاں ہے کہ اُس دور میں فقہیات سیرت کی اصطلاح کا رواج نہیں تھا۔

سیرت ابن ہشام اصل میں سیرت ابن اسحاق کا خلاصہ ہے سیرت ابن اسحاق کی تلخیص کرنا ابن ہشام کا وہ بلند پایہ کارنامہ ہے کہ اس کتاب کی جگہ سیرت ابن ہشام کو بطور ماخذ و مصدر قرار دے دیا گیااور پھر اسی کتاب کی آئندہ شروحات بھی لکھی گئی اسی میں مشہور شرح "الروض الانف" ہے۔ جسے "فقہیاتِ سیرت" کا اسلوب متعارف کروانے والی تصنیف ہونے کا شرف حاصل ہے۔ مقدمہ کتاب میں "الروض الانف" کا تعارف کرواتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

"من لفظ غريب، أو اعراب غامض، أو كلام مستغلق أو نسب عويص، أو موضع فقه ينبغي البنيه عليه، أوخير ناقص يوجد السبيل الى تتمته"[35]

غریب الفاظ، مشکل اور پیچیدہ اعراب، مشکل کلام، دشوار نسب اور ایسے فقہی مقام کی وضاحت کروں گا۔ جس کی شرح کرنے کی ضرورت ہوئی یا نامکمل بات کو پورا بیان کروں گا۔

اس اقتباس سے یہ بات واضح ہے کہ اس کتاب میں فقہی بحث کو نہ صرف بیان کیا گیا۔ بلکہ اس حوالے سے وضاحت و آراء کا بھی انعقاد کیا گیا۔ جس سے فقہیات سیرت کا رجحان سامنے آتا ہے۔ مثال کے طور پر فتح مکہ کے موقع پر نبی ﷺ کے دست مبارک پر حضرت ابو بکر صدیقؓ کے والد ابو قحافہؓ نے اسلام قبول کیا۔ تو ان کے بال سفید تھے نبی ﷺ نے ابو بکر صدیقؓ کو حکم دیا کہ ان کے بال کا رنگ بدل دو، جس سے خضاب کا حکم کا استنباط کرتے اور جائز ہونا امام سہیلیؒ مختلف دلائل سے ثابت کرتے ہیں۔[36] اسی طرح ابن قیم نے زاد المعاد میں فقہیات سیرت کے حوالے سے بھی وضاحت کی ہے۔ جسے شہرتِ دوام حاصل ہوئی۔ امام ابن قیم کے بعد جن سیرت نگاران نے فقہ سیرت پر قلم اٹھائی۔ ان میں اکثریت زاد المعاد ہی کے مرہونِ منت ہیں۔[37]

ڈاکٹر محمود احمد غازی نے "محاضراتِ سیرت" میں علامہ ابن قیمؒ کی "زاد المعاد" کو سب سے زیادہ مفصل، جامع اور مستند کتاب فقہیات سیرت کے حوالے سے قرار دیا ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ غزوات کے بیان کے بعد جنگی قانون کے احکام، معاہدات و صلح کے احکام کو بھی بیان کیا۔ لیکن جزوی و انفرادی معاملات کے بھی بہت سے احکام بیان کیے اور ساتھ ہی ساتھ اخلاقی پہلوؤں کو بھی بیان کیا۔[38] مثال کے طور پر غزوہ احد کے بیان میں احکام و تفصیلات کو واضح کیا۔[39] چونکہ احکام نکالنا فقہ السیرۃ میں آتا ہے لیکن وہاں سیرت اور فقہ کا ملاپ سے فقہی بحث ہونا فقہیات سیرت ہی ہے۔ اس لیے زاد المعاد میں دونوں پہلو موجود ہیں۔

معروف سیرت نگار اکرم ضیاء العمریؒ نے "السیرۃ النبویۃ الصحیحہ ﷺ" میں زاد المعاد کی خصوصیات کا تذکرہ کرتے ہوئے اسے فقہ سیرت کی نفیس کتاب کے شرف سے نوازا۔ تحریر فرماہیں کہ یہ کتاب فقہ اور مغازی وغیرہ کا مجموعہ ہے۔[40] "روایات غزوۃ بنی المصطلق وھی غزوۃ المریسیع" از ابراہیم بن ابراہیم قریشی کی کتاب (جو کہ ان کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے) میں غزوۃ بنی المصطلق کے واقعات سے فقہی احکام ومسائل کو بیان کرنے کے حوالے سے بحث بیان کی ہے۔ اس کی تقدیم میں الدکتور عبداللہ بن عبداللہ زاہد تحریر فرماہیں کہ:

"واهتم اهتمامًا بالغابالأحكام الفقهية التى تستنبط من مواقف النبیﷺفی هذه الغزوة، مقتد يا فى هذا بالامام ابن القيمؒ، فى كتابه (زاد المعاد) فجاء كتاباً فن كتب (فقه السيرة) على وجه أخص من الطريقة التى سلكها كتاب (فقه السيرة) فى عصرنا، فانهم يتعرفون۔ ايضاً لفقه السيرة بمعنى دروسها و عظاتها، أماكتا بنا هذا فهو مقتصر على فقه السيرة بمعنى الأحكام الشرعية المستفادة منها"[41]

اوران فقہی احکام کی طرف خاص توجہ دی جو اس غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے مواقف سے مستنبط ہوتے تھے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے "زاد المعاد" میں موجود اسلوب کو پیش نظر رکھتے ہوئے پیروی کی۔ اس جدوجہد کے نتیجہ میں "فقہ السیرۃ" نامی تصنیف وجود میں آئی۔ جو اسی طریق کے مطابق ہے۔ جس پر ہمارے عہد کے مصنفین "فقہ السیرۃ" چلے۔ پس مذکورہ حضرات نے فقہ سیرت سے دروس وعبر کے مفہوم سمیت اس سے تعارض کیا۔ جہاں تک ہماری تصنیف کا تعلق ہے۔ تووہ فقہ سیرت پر اس سے ماخوذ احکام شرعی کے لحاظ سے انحصار کرتی ہے۔

مزید برآں اس حوالے سے الدکتور عبدالحمید بن علی الفقیھی تحریر کرتے زاد المعاد پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنی تصنیف میں اسے فقہ السیرۃ کا بہترین امتزاج قرار دیتے ہیں اور الروض الانف کو فقہیات سیرت کے حوالے سے متقدم تصنیف کہتے لکھتے ہیں کہ:

"كذلک ظهر ماعرف بفقه السيرة، ومن احسن من كتاب فيه الامام ابن القيم فى كتابه القيم (زاد المعاد) وهو احد أبناء القرن الثامن (ت 751ھ) و كتابه أشمل من ذلک وان كان السهيلى المتقدم (ت581ھ) أور دالكثير من الفوائد الفقهية فى كتابه الروض الأنف"[42]

فقہ السیرۃ کے حوالے سے جو جانا جاتا ہے اس سے عیاں ہے کہ اس حوالے سے بہترین جس نے لکھا وہ امام ابن قیمؒ نے اپنی کتاب "زاد المعاد" میں لکھا۔ جو آٹھویں صدی ہجری سے تعلق رکھتے ہیں۔ (م 751ھ) اور

آپ کی تصنیف (فقہ السیرۃ) پر مشتمل ہے اگرچہ امام سہیلیؒ (م 581ھ) (اس معاملے میں (فقہ السیرۃ) میں آپ سے متقدم ہیں جنہوں نے اپنی کتاب میں کئی فقہی فوائد تحریر کیے ہیں۔

اس تحریر سے السہیلیؒ کی تصنیف "الروض الانف" کو "زاد المعاد" سے متقدم ہونے کی وجہ سے فقہیات سیرت کی حامل کتاب بھی قرار دیا اور "زاد المعاد" کو فقہ السیرۃ کے حوالے سے بہترین تصنیف بھی کہا گیا۔ احمد محمد العلیمی اپنی کتاب "دروس فی السیرۃ النبویۃ و عبرھا (فقہ السیرۃ)" کے مقدمہ میں فقہیات سیرت کے حوالے سے ابن قیمؒ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"اطلق بعض كتاب السيرة لفظ (فقه السيرة) على دروس و عبر و اعنها حسب فهم لذلك فهذا يذكر الدروس و العبر الفقهية التى تعنى باستنباط الأحكام الشرعية من الأدلة التفصياية كما فعل ابن القيم رحمه الله فى زاد المعاد۔"[43]

بعض مصنفین سیرت نے فقہ سیرت کا لفظ دروس کے لیے مستعمل کیا اور انہوں نے اپنے فہم کے مطابق اس کی توضیح و تعبیر کی تو یہ لفظ ان دروس و فقہی تعبیرات کو بیان کرتا ہے جو احکامِ شرعیہ کے استنباط کے ذریعے تفصیلی دلائل سے مستغنی کر دیتی ہیں۔ جیسے زاد المعاد میں ابن قیم نے کہا۔

اس لحاظ سے "زاد المعاد" سیرت نگاری کے رجحان "فقہیات سیرت" میں ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ متقدمین کی سیرت نگاری میں ان کے علاوہ بھی کچھ کتب ایسی ہیں جن میں اس رجحان کو واضح طور پر اختیار کیا۔ فقہیات سیرت کے تاریخی پس منظر میں قدیم و جدید کتب فقہ سیرت کو بیان کرتے ہوئے أحمد شکری اپنے مختصر مقالہ "فقہ السیرۃ النبویۃ فی التفاسیر المعاصرۃ" میں تحریر فرماہیں کہ:

"والا عتناء بفقه السيرة قديم و لكنه لم يحظ بمؤلفات متنهصة كثيرة فى السابق، ولعل كتاب زاد المعاد فى هدى خير العباد "للامام ابن قيم الجوزية، و كتاب "الشفا" للقاضى عياض من الكتب السابقة فى لفت النظر والاعتناء بهذا الجانب المهم، وفى العصر الحديث كثرت و تنوعت المؤلفات فى فقه السيرة، فها ماكتبه محمد الغزالى، ومحمد سعيد رمضان البوطى، وزيد الذيد، كما وجدت مؤلفات فى جوانب من فقه السيرة، كالا قتصار على الروايات الصحيحة فيها كما فعل أكرم ضياء العمرى، و ابراهيم العلى و محمد أبو فارس، وعلى محمد الصلابى، أو الكتابة فى الجانب التربوى والسياسى والجهادى فى السيرة كما فعل منير الغضبان، أو تحقيق أحداث معينة محددة منها مع استنباط مافيها من عبرو دروس و توجيهات للأمة وأحكام علمية وعملية ، كما فعل كثير من طلبة الدراسات العليا فى بحو تهم ورسائلهم، كل هذا يدل على النهضة المعاصرة فى العلوم الشرعية عموما و علم السيرة النبوية تحديداً"[44]

چونکہ ان کتب میں فقہ السیرۃ کا رجحان بیان کیا گیا وہاں فقہیات سیرت بھی بیان ہے۔

3.2 برصغیر میں فقہیات سیرت

فقہی سیرت نگاری کے حوالے سے جہاں عالم عرب میں متعدد کام سامنے آئے۔ ایسے ہی برصغیر میں بھی عربی و فارسی، اُردو میں منظرِ عام پر آئے جس سے اس اسلوب میں مزید نکھار پیدا ہوا۔ ذیل میں وہ کتب سیرت شامل ہیں جن میں زیادہ تر کتب میں فقہی مبحث شامل ہے جبکہ فقہیات سیرت کی حامل کتب کی تعداد مختصر ہے۔ بعض کتبِ سیرت میں بہت مختصر فقہی مبحث ہے جبکہ بعض میں تفصیلی بحث دی گئی ہے۔

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف کا نام	مطبع
1	اُسوہ حسنۃ المعروف شمائل کبریٰ	مفتی محمد ارشاد	زمزم پبلشرز، کراچی، 2010ء
2	اسوہ رسول اکرم ﷺ	ڈاکٹر محمد عبدالحی	اسلامی کتب خانہ، لاہور، س ن (45)
3	اصح السیر	عبدالروف داناپوری	ادارہ اسلامیات، لاہور، 2009ء
4	انوارِ احمدی	حافظ محمد انواراللہ قادری	النوریہ الرضویہ، لاہور، 1433ھ /2012ء
5	انوارِ رسالت	علامہ محمد شفیع اوکاڑوی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 1990ء
6	بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ	مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی	لجنۃ احیاء الادب السندی، حیدر آباد، 1386ھ / 1966ء
7	پیغمبر انسانیت ﷺ	شاہ محمد جعفر پھلواروی	ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، 2006ء
8	تجلیاتِ نبوت	مولانا صفی الرحمن مبارکپوری	دارالسلام، کراچی، س ن
9	تواریخ حبیب ﷺ الہٰ	علامہ مفتی عنایت احمد کاروکویؒ	مکتبہ مہریہ رضویہ، سیالکوٹ، س ن
10	حج نبوی ﷺ	محمد بدر الاسلام صدیقی	
11	حضور ﷺ رمضان المبارک کیسے گزارتے	مفتی محمد خان قادری	مرکز تحقیقات اسلامیہ، لاہور، 1998ء

12	حیاتِ رسول امی ﷺ	خالد مسعود	رحمان مارکیٹ اُردو بازار، لاہور، 2003ء
13	خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ	محمد اشرف نقشبندی مجددی	جمعیت اشاعت اہلِ سنت، کراچی، 1434ھ /2012ء
14	ذکر جمیل	مولانا محمد شفیع اوکاڑویؒ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2010ء
15	رحمۃ اللعالمین	قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ	مرکز الحرمین الاسلامی، فیصل آباد، 2007ء
16	رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی	ڈاکٹر محمد حمید اللہ	نگارشات پبلشرز، لاہور، 2013ء
17	سلک المروارید من سیرۃ الحبیب	خادم حسین شجاع آبادی	القام دار الکتب، لاہور، 1431ھ
18	سیرۃ الرسول	ڈاکٹر محمد طاہر القادری	منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور، 1994ء
19	سیرۃ المصطفیٰ	محمد ادریس کاندھلوی	مکتبۃ الحسن، لاہور، س ن
20	سیرۃ رسول اکرم	مفتی محمد شفیع صاحب	ادارہ اسلامیات، لاہور، 1404ھ
21	سیرت النبی ﷺ	شبلی نعمانی /سید سلیمان ندوی	مکتبۃ اسلامیہ، لاہور، 2012ء
22	سیرت النبی ﷺ	خلیق احمد مفتی	عجمان، متحدہ عرب امارات، س ن
23	سیرت حبیب ﷺ	ابو بکر جابر الجزائری	النور انٹرنیشنل، لاہور، 2011ء
24	سیرت خاتم الانبیاء	مولانا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ	دار الکتاب دیوبند، س ن
25	سیرت خاتم النبیین ﷺ	مرزا بشیر احمد قادیانی	1920ء
26	سیرت رسول اکرم ﷺ	مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی	دار عرفات، لکھنو، س ن
27	سیرت رسول عربی	علامہ محمد نور بخش توکلیؒ	مکتبۃ المدینہ، کراچی، 1335ھ /2014ء
28	سیرت رسول ہاشمی	محمد یوسف کیفی	مکتبۃ انوارِ مجیدیہ، لاہور، 2006ء
29	سیرت سرورِ کونین ﷺ	مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ	ادارۃ المعارف، کراچی، 2003ء

30	سیرت سیدِ الامم (مستقل)	مولوی محمد اصغر ہاشمی	محدث لائبریری، س ن
31	سیرت طیبہ اور ازدواج مطہرات (موضوع)	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2006ء
32	سیرتِ طیبہ رحمتِ دارین ﷺ	طالب ہاشمی	المکتبہ رحمانیہ، لاہور، 2004ء
33	سیرت مصطفی ﷺ	عبد المصطفیٰ اعظمی	مکتبۃ المدینہ، کراچی، 2008ء/1929ھ
34	ضیاء النبی ﷺ	محمد کرم شاہ الازہری	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2003ء
35	عہد نبوی میں نظامِ حکمرانی	ڈاکٹر محمد حمید اللہ	اردو اکیڈمی، سندھ، س ن
36	محمد رسول اللہ ﷺ	ڈاکٹر محمد حمید اللہ	اسلامک فاونڈیشن، دہلی، 2003ء
37	مختصر سیرت مصطفیٰ	مہوش شریف	نالج ڈیپارٹمنٹ، فیصل آباد، 2017ء
38	مدارج النبوۃ	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	مکتبۃ نوریہ رضویہ، سکھر، س ن
39	معاملاتِ رسول ﷺ	قیوم نظامی	جہانگیر بکس، کراچی، س ن
40	رسول اللہ ﷺ بحیثیت معلم	ڈاکٹر فضل الٰہی	مکتبۃ قدوسیہ اسلامک پریس، لاہور، 2005ء
41	نبی اکرم بحیثیت سپہ سالار (موضوعی)	شیخ مولانا عبد الرحمٰن کیلانیؒ	مکتبۃ السلام، لاہور، 2010ء
42	النبی الخاتم (ادبی)	مولانا سید مناظر احسن گیلانی	زمزم پبلشرز، کراچی، 1432ھ/2011ء
43	نبی رحمت ﷺ	سید ابو الحسن علی ندوی	مجلس نشریات السلام، کراچی، س ن
44	نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب	اشرف علی تھانوی	مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س ن
45	نور البصیر فی سیرۃ خیر البشر	محمد حفظ الرحمٰن صدیقی سہواروی	جمال پرنٹنگ ورکس، دہلی، س ن
46	ہادی اعظم (3 جلد)	سید فضل الرحمٰن	زوار اکیڈمی پبلی کیشنز۔ کراچی، ۱۹۹۱ء

4 فقہیاتِ سیرت کی اہمیت

نبی کریم ﷺ کی ذات وبرکات کی تشریعی و تشریحی دونوں مقام ثابت شدہ ہیں اس لحاظ سے آپ ﷺ کی سنت مبارکہ اور سیرت مبارکہ عوام الناس کے لیے منہج رشد وہدایت اور احکامِ شریعت کی وضاحت کے اہم ماخذ ہیں چنانچہ متعدد متقدمین ومتاخرین علمائے سیرت نے حضور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کے وقائع وحوادث سے کامل رہنمائی کے حصول کاسامان کرنے کی کاوش کی ہے۔ فقہ سیرت اسی سلسلے میں ایک اہم کاوش ہے جس کے تحت حیاتِ رسول امی ﷺ کے واقعات سے متعدد پہلوؤں کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

دین کادارومدار اور منبع وحی نبی اکرم ﷺ کی شخصیت اقدس ہے۔اس لیے سیرت نگاری کی میدان میں ہر دور میں علمائے سیرت نے اعتناء کیاہے اور سیرت کے مختلف گوشوں پر متنوع انداز میں قلم کشائی کی ہے فقہ سیرت بھی اسی حوالے سے کڑی ہے جس نے حیاتِ محمد ﷺ کے فہم میں اہم کردار ادا کیا۔ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں مختلف حیثیتیں جمع ہیں اور آپ جامع شخصیت کے مالک ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے احکام وتصرفات اور مختلف پہلوؤں کے تعین میں آئمہ اربعہ میں اختلاف رہا ہے۔اصولیین نے ان احکام وتصرفات کو مختلف اقسام میں منقسم کیاہے اور اس کی اس لحاظ سے شرعی حیثیت بھی متعین کی ہے۔فقہ اور سیرت کاملاپ اس حوالے سے مختلف پہلوؤں سے آگاہی فراہم کرتاہے جو اپنے اندر جامعیت لیے ہوئے ہے۔

زمانی ترتیب کوملحوظِ خاطر رکھ کر وقائع سیرت کابیان کرنااور اس سے احکام کو سمجھنے کی کوشش کرنا اہمیت کاحامل ہے۔فقہ سیرت نگاری سے واقعات کی زمانی ترتیب کے بیان کے ساتھ آپ ﷺ سے صادر ہونے والے احکام وتصرفات کی نوعیت وکیفیت، حالات وزمانہ کے تقاضے اور اس کی فقہی حیثیت کے تعین کی تفہیم میں آسانی ہوتی ہے۔فقہیات سیرت سے ایک طرف توفقہی احکام کی تاریخی تفصیلات سے قاری کو آگاہی ہوتی ہے اور دوسری طرف آپ ﷺ کی عملی زندگی کے حوالے سے اسوہ حسنہ کی روشنی میں لائحہ عمل بھی سامنے آتاہے۔جس کے ذہن انسانی پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں،نیز زمانی ترتیب سے واقعات کے بیان کے بعد فقہی پہلوؤں کو عیاں کرنے سے احکام کے ناسخ ومنسوخ کے مع اس کی معرفت کاحصول بھی ہوتاہے۔

مطالعہ سیرت یقیناً تمام مسلمانوں کے لیے اہمیت کاحامل ہے۔کیوں کہ یہ بہت سے اہداف کو حقیقت کاروپ دیتاہے جس میں سے اہم ترین ہدف رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلناہے اور جہاں تک فقہ سیرت کا تعلق ہے اس سے نبی پاک ﷺ کی شخصیت کی معرفت کے حصول کے ساتھ معمولات وفرمودات زندگی اور ان امور واعمال سے بھی شعور ہوتاہے جنہیں آپ ﷺ نے

دیکھ کر پسند وناپسند فرمایا، یا جن کو بر قرار رکھا اور آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کی چھوٹی بڑی تمام جزئیات کی تفصیل سامنے آتی ہے جس سے زندگی گزارنے کے حوالے سے رہنمائی ملتی ہے جو ایک مسلمان کا مطلوب بھی ہے۔

سیرت مطہرہ میں علماء کے ایسے اقوال جس سے تفہیم سیرت کا حصول ہوتا ہو اور وہ قرآن کریم کو سمجھنے میں معاونت اور خاص اہمیت کا باعث ہے کیونکہ سیرت ہی عملی طور پر قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ اس کے علاوہ انہیں اس سے اسلام کے متعدد علوم کی معرفت بھی حاصل ہوتی ہے۔ سیرت کی گہری تفہیم (فقہیات سیرت) سے تاجر کو تجارت کے مقاصد و اصول و طریقہ کا فہم ہوتا ہے، سیاستدان کو جائز سیاسی امور کا علم ہوتا ہے۔ قوم کی تربیت کا معاملہ ہو یا قیامِ حکومت کا سیرت کی فقہی تفہیم سے متعدد سیرت کے پہلو عیاں ہوتے ہیں۔ جیسے کہ الصلابی بیان فرماتے ہیں کہ:

> "واقدی کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن عبد اللہ کو سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے اپنے چچا زہری کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "غزوات کے علم میں دنیا و آخرت کا علم ہے۔"(46)

اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص تحریر فرماہیں کہ:

> "میرے والد ہمیں رسول اللہ ﷺ کے غزوات کی تعلیم دیا کرتے تھے اور ہمارے سامنے انہیں شمار کرتے ہوئے فرماتے کہ یہ تمہارے آباؤاجداد کے کارہائے نمایاں ہیں تم انہیں بھلانہ دینا۔"(47)

اسلام کے فروغ اور مسلمانوں کے استحکام کا راستہ معلوم کرنے کے لیے فقہیات سیرت علماء، فقہاء قائدین اور حکمرانوں کی معاونت کرتی ہے۔ جس سے ترقی وزوال کے اسباب سے آگاہی ملتی ہے۔ سفر طائف ہو یا ہجرت حبشہ، ہجرت مدینہ ہو یا غزوات، فتح مکہ ہو یا صلح حدیبیہ جو شخص ان پر غور و فکر کرتا ہے ہجرت کی ابتداء سے انتہا تک اس کے دروس و نتائج کے حصول تک ٹھوس منصوبہ بندی اور مکمل عمل در آمد کو گہرے نقطہ نگاہ سے دیکھتا ہے تو اسے اس چیز کا ادراک ہوتا ہے کہ عہدِ نبوی ﷺ میں وحی الٰہی کے سبب صحیح منصوبہ بندی ہوتی تھی۔ نیز منصوبہ بندی کرنا نبی اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

فقہیاتِ سیرت کی اہمیت اس بات سے بھی عیاں ہے کہ متعدد کتبِ سیرت میں فقہی مباحث کا ذکر کرنے میں قدیم اور جدید سیرت نگاروں میں خاصا فرق ہے بعض اوقات اگر ایک بات کا تذکرہ ابن ہشام کرتے ہیں تو امام ذہبی نہیں کرتے۔ کبھی ابن کثیر ایسی باتوں کا تذکرہ کرتے ہیں لیکن اصحاب السنن بیان نہیں کرتے۔ ایسے ہی جدید سیرت نگاروں میں بھی یہ بات عیاں ہے کہ جن فقہی بحث کا تذکرہ علامہ سباعی نے کیا، وہ شیخ غزالی نے نہیں کیا، جن فقہی مباحث کا تذکرہ رمضان البوطی نے کیا، وہ دکتور منیر غضبان نے

نہیں کی۔ غرض یہ کہ قدیم وجدید سیرت نگاروں کی کتب میں فقہی مباحث کو جان کر سیرت کی مزید پہلوؤں کی تفہیم ہوتی ہے۔ جس سے قاری کے سامنے حضور پاک ﷺ کی سیرت کی درست وسچی تصویر پیش ہوتی ہے۔

میدانِ سیرت میں فقہی مباحث کے مطالعہ سے اس بات کا فہم ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ اور صحابہ اکرام رضی اللہ عنہ نے قرآنی آیات، احادیثِ نبویہ اور وقائع سیرت میں موجود احکام سے زندگی کے مختلف شعبوں کے حوالے سے کیسے رہنمائی حاصل کی اور اسے کس طرح عملی زندگی میں نافذ کیا کیوں کہ آپ ﷺ کی اقتداء واتباع کا اولین تقاضا بھی یہی ہے کہ زندگی کے مختلف گوشوں کے حوالے سے آپ ﷺ کی صفات وطرزِ عمل اور حکمتِ عملی کی معرفت حاصل ہو سکے جو اس وقت ہی ممکن ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے ہر پہلو کی صحیح تفہیم ہو سکے۔ اس طرح ہر صاحبِ شعور مستفید ہو سکتا ہے، چاہے کوئی معلم ہو یا شاگرد، حاکم ہو یا محکوم شوہر ہو یا بیوی وغیرہ۔ غرض ہر شعبہ زندگی کے لحاظ سے عوام الناس کے لیے سبق پوشیدہ اور رہنمائی ملتی ہے۔

وقائع سیرت میں فقہی مباحث کے مطالعہ سے دعوتِ اسلامیہ کے تدریجی حالات ونشیب وفراز کے مسائل ومراحل سے آگاہی اور ان مشکلات کا اندازہ ہوتا ہے جو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو اعلائے کلمۃ اللہ کے سلسلے میں دشوار گزاری اور ساتھ ہی ساتھ اس کے حل کے لیے حکمتِ عملی سے بھی آگاہی ملتی ہے۔ مطالعہ فقہ سیرت اس حد تک محدود نہیں ہے کہ تاریخی واقعات سے آگاہی ہو جائے یا عہدِ نبوی ﷺ میں پیش آمدہ حوادث کا اجمالی علم ہو جائے بلکہ مہم سیرت نبوی کا اصل مقصد امتِ مسلمہ، اسلامی حقائق کو اصول وضوابط اور احکام کی حیثیت سے نظریاتی طور پر سمجھنے کے بعد انہیں آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں عملی شکل میں بھی دیکھے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی ذات مبارکہ اس حوالے سے کامل وبہترین نمونہ ہے۔

انسان سیرت رسول ﷺ کی فقہی تفہیم کر کے کتابِ الٰہی کو سمجھنے اور اس کے روح ومقاصد سے آگاہی حاصل کرنے میں مدد لیتا ہے کیوں کہ قرآن مجید کی بکثرت آیات کی تفسیر وتوضیح نبی کریم ﷺ کو پیش آمدہ واقعات اور اس حوالے سے آپ ﷺ کے رویوں کے ساتھ ہے۔ عصرِ حاضر میں تمدنی وثقافتی طور کافی تبدیلیاں رونما ہوئی اور انسانی زندگی میں اتنی وسعت پیدا ہوئی کہ حالات یکسر بدل چکے۔ نئے حالات میں جدید تقاضوں کے مطابق بدلتی ہوئی صورتِ حال میں فقہ سیرت نگاری اہمیت کی حامل ہے عصری مسائل کے تناظر میں فقہی سیرت نگاری ان کا حل پیش کرنے میں موجودہ دور کا معروف اسلوب ہے اور اصلاح الناس کے لیے رہنمائی کا باعث ہے۔

5 نتائج بحث

1. ”فقہ السیرۃ“ حقیقت میں اصول سیرت کا نام ہے جس سے سیرت کے تمام پہلوؤں کی حفاظت ہوتی ہے جن کا تعلق فن سیرت سے ہوتا ہے۔ اس میں وقائع سیرت سے احکام و نتائج و عبر کو اخذ و استنباط کیا جاتا ہے۔ جب کہ فقہیات سیرت میں فقہ اور سیرت کو ملا کر بیان کیا جاتا ہے۔ نیز یہ فقہ السیرۃ کی ذیلی شاخ ہے۔
2. فقہ السیرۃ اور فقہیات سیرت کے رجحانات بطور فن و اصطلاح بیسویں صدی سے قبل منظرِ عام پر آئیں جب کہ متقدمین کے ہاں کتبِ سیرت میں ان کے حوالے سے کثیر مواد تھا لیکن بطور اصطلاح یہ رجحان مستعمل نہیں تھا۔
3. زمانہ قدیم میں یہ رجحان نہ صرف عربی کتب میں موجود تھا بلکہ عصرِ حاضر میں اردو ادبِ سیرت میں بھی اس حوالے سے کثیر مواد موجود ہے۔ ان کا اصل ماخذ و منبع یہی کتبِ سیرت ہیں۔
4. فقہ السیرۃ سے آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کی تاریخی تفصیلات اور عملی زندگی کے لیے اسوہ حسنہ کی روشنی میں لائحہ عمل سامنے آتا ہے۔ علاوہ ازیں واقعاتی انداز سے اخذ شدہ نتائج و عبر ذہنِ انسانی پر گہرے نقوش صادر کرتا ہے جب کہ فقہیات سیرت سے فقہی مسائل کی تفہیم ہوتی ہے۔

حوالہ جات

[1] الفیروز آبادی ـمحمد بن یعقو ب ،القاموس المحیط ، بیروت: مو سسئۃ الرسالۃ ، ۱۹۹۸ء، ص:۱۲۵۰
Al Feroz Ābādi , Muḥammad Bin yaqūb, Al Qaʿmūs Al Muhīt , Bayrūt, mūsistah al risālat, 1998CE, Ṣ: 125

[2] ابن منظور، جلال الدین بن مکرم،لسان العرب، بیروت: دارالاحیا العربی ، ۱۹۸۸ء، ج:۴، ص: ۹۸۳
Ibn Manzūr , jalāl Al Din Mukaram, Lisān Al Arab, Bayrūt, Dār al Hayā al Arbi , 1998CE, vol:4, Ṣ: 983

[3] غازی، ڈاکٹر محمود احمد، محاضرات سیرت، لاہور: الفیصل ناشران، 2007ء،ص: 532
GHāzī, Doctor Mehmūd Ahmad, Mūhāzirāt e Sirat, Lahore, Al Faisal Nāshrān, 2007CE, Ṣ: 532

[4] الجلعود، محماس بن عبداللہ، الموالاۃ والمعاداۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ، دارالیقین للنشر و التوزیع، 1407ھ 1987ء، ص: 468
Aljalūd, Muhmās bin Abdulāh, Al Muwalat Wa AL Muādāt Fi Al Sheriyath Al Islamiyath, Dār al yaqīn Lilnasher Wa AL tozīy, 1407AH/ 1987CE, Ṣ:468

[5] نوری، موفق سالم، الدکتور، **فقہ السیرۃ النبویۃ**، دمشق: دارابن کثیر، 1427ھ 2007ء،ص :6
Nūri, Mofiq Sālim, Al Daktūr, Fiqh Al Sīrah Al Nabwiyyah, Damishq:Dār Ibn Kasīr, 1427AH/2007CE, Ṣ: 6

[6] للصادق الخونی، **فقہ السیرۃ من خلال سورۃ أحد**، منشور فی مجلۃ جامعۃ الملک سعود، س ن، ص: 3
Lilsādiq Al Khūni, Fiqh Al Sīrah Min Khalāl Surath Manshūr Fi Mujalath Jamiath Almulk sūd, Ṣ: 3

[7] غازی، ڈاکٹر محمود احمد، محاضرات سیرت،ص :202

GHāzī, Doctor Mehmūd Ahmad, Mūhāzirāt e Sirat, Ṣ: 202

[8] الصلابی، دکتور علی محمد، السیرة النبویۃ عرض وقائع و تحلیل أحداث، بیروت: دارلمعرفۃ، ج:١اول،ص :5-9

Al Sulābi, Daktūr Ali Muḥammad, Al Sīrah Al Nabwiyyah ārz wa qāy wa Tahlil ,hdās, , Bayrūt:Dar Ul Muārifath, vol: 1, Ṣ: 5-9

[9] شمس، ڈاکٹر ہمایوں عباس، علوم السیرۃ، لاہور: پروگریسو بکس، 2020ء،ص :323

Shams, Doctor Humayun Abbas, Aloom Al Sīrah, Lahore: progressive books, 2020 CE, Ṣ: 323

[10] محمد اسحاق قریشی، ڈاکٹر، ارمغانِ قریشی، مرتبہ: ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس، لاہور: ادارہ قلم و قرطاس، 2023ء،ص :251

Muḥammad Ishaq Qureshi , Doctor, Armagan e Qureshi, Muratabah: Doctor Muhammad Humayun Abbas Shams, Lahore: Idarah Qalam wa Qirtas, 2023 CE, Ṣ:251

[11] محمد الغزالی، فقہ السیرۃ ، دمشق: دارالقلم ، 1965ء، ص: 4

Muḥammad Al Ghazali, , Fiqh Al Sīrah, Damishq: Dār Al Qalam, 1965 CE, , Ṣ:4

[12] البوطی، محمد سعید رمضان ، فقہ السیرۃ النبویۃ، بیروت: دارالفکر المعاصر، 1411ھ، الطبعۃ العاشرۃ، ص :14

Al Būti, Muḥammad Saeed Ramazan, Fiqh Al Sīrah Al Nabwiyyah, , Bayrūt, Dār al fiker Al Muasir , 1411 AH, Al Tibah Al āshirah, Ṣ: 14

[13] بحرقی، محمد بن عمر (930ھ)، حدائق الانوار و مطالع الأسرار فی سیرۃ النبی المختار ، تحقیق: عبداللہ ابراہیم الانصاری، دمشق: مطبعۃ محمد ہاشم الکبتی، ص:3

Bahrqi, Muḥammad Bin Umer (930 AH) , Hadaiq Al Anwār Wa Mutaliy Al ,Isrār Fi Sīrat Al Nabi Al Mukhtar, Tehqeeq: Abdullah Ibrahim Al Ansari, Damishq: Mutbāth Muhammad Hashim Al Kubti, Ṣ: 3

[14] الحازمی، خالد بن حامد بن مبارک، الفوائد السنۃ من السیرۃ النبویۃ, المدینہ المنورہ: دارالزمان،2006ء، الطبعۃ الأولی،ص :7

Al Hazmi, Khalid Bin Hamid Mubarak, Al Fawaid Al Sunnah Min AL Sīrah Al Nabwiyyah , Al Madinah Al Munawra: : Dār Al Zaman, 2006 CE, Al Tibah Al Ulah , Ṣ: 7

[15] الدکتور مہدی رزق اللہ احمد، السیرۃ النبویۃ فی ضوء المصادر الاصلیۃ دراسۃ تحلیلیۃ، الریاض: مرکز الملک فیصل للبحوث والدراسات الاسلامیۃ، 1412ھ 1992م،ص :10

Al Daktūr, Mehdi Rizq Allah Ahmad, Al Sīrah Al Nabwiyyah Fi Zūa Al Masader Al Asliyah Dirasah Tehlīlyah, Al Riyad: Markaz Al Mulk Faisal Lilbahūth Wa Al Dirasat, Al Islamiyah, 1412 AH/1992CE, Ṣ:10

[16] الدکتور مہدی رزق اللہ احمد، السیرۃ النبویۃ فی ضوء المصادر الاصلیۃ دراسۃ تحلیلیۃ ،ص :14

Al Daktūr, Mehdi Rizq Allah Ahmad, Al Sīrah Al Nabwiyyah Fi Zūa Al Masader Al Asliyah Dirasah Tehlīlyah, Ṣ:14

[17] الشامی، صالح احمد، سیرۃ خیر العباد لامام ابن القیم الجوریۃ، بیروت: المکتب الاسلامی، 1421ھ 2000ء،ص :8

Al Shami, Sālih Ahmad, Sīrah Khair Al Ibad Li Imam Ibn AL Qayam Al Joziyah, Bayrūt: Al Maktab Al Islami , 1421 AH/2000 CE, Ṣ:8

[18] فرماوی، عمر محمد، الدکتور، فقہ السیرۃ، المنصورہ: مکتبۃ الایمان، 1997ء،ص :4

Fermawi, Umer Muhammad, Al Daktūr, Fiqh Al Sīrah , Al Mansūrah, Maktabah Al Iman, 1997 CE, S:4

[19] العاصری، یحییٰ بن ألی بکر محمد بن یحییٰ (893ھ)، بہجۃ المحافل و بغیۃ الاماثل فی تلخیص السیر و المعجزات و الشمائل ،عنی بہ، ابو حمزۃ انور بن ابی بکر الشیخی، بیروت: دارالمنہاج، 1430ھ 2009ء،ص :13

Al Aseri, Yahya Bin Abi Bakr Muhammad Bin Yahyah (893 AH), Bahijah Al Muhafil Wa Bagiyah Al Masil Fi Talkhis Al sīyer Wa Al Muajzat Wa Al shimāil, Uni Bihi , Abu Humzah Anwer Bin Abi Bakr Al Shaikhi, Bayrūt: Dār al Minhaj, 1430 AH/2009 CE, Ṣ:13

[20] علامہ حافظ ابن قیم، زاد المعاد، مترجم: رئیس احمد جعفری، کراچی: نفیس اکیڈمی، ج:اول،ص: 7

Ālama Hafiz Ibn Qayam, Zād Al Muād , Mutarjim: Rais Ahmad Jafery, Karachi: Nafīs Academy, Vol: 1, Ṣ:7

[21] مہدی، رزق اللہ احمد، ڈاکٹر، السیرۃ النبویۃ فی ضوء المصادر الاصلیہ، الریاض: دارامام الدعوۃ، 1424ھ، ج:اول،ص :30

Mehdi, Rizq Allah Ahmad, Doctor, Al Sīrah Al Nabwiyyah Fi Zūa Al Masader Al Asliyah Dirasah Tehlīlyah, Al Riyad: Dar Imam Al Dawah, 1424 AH, Vol: 1, Ṣ:30

[22] الجزائری، الشیخ ابو بکر جابر، ھذا الحبیب محمد رسول اللہ یا محب، مدینۃ المنورۃ: مکتبہ العلوم والحکم، 1415ھ،ص: 1

Al Jazairi , Al Sheikh Abu Jaber, Haza Al Habīb Muhammad Rasool Allah Ya Muhib, Madinah Al Munawrah, Maktabah Al Aloom Wa Al Hikam, 1415 AH, Ṣ:1

[23] علامہ شبلی نعمانیؒ، علامہ سید سلیمان ندویؒ، سیرۃ النبیؐ، لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2012ء، ج:اول،ص :27

Ālama Shibli Numāni RA, Ālama Syed Suleman Nadvi RA, Sīrah Al Nabi, Lahore: Maktabah al Islamia, 2012 CE, Vol : 1, Ṣ: 27

[24] کاندھلوی، مولانا محمد ادریس، سیرت مصطفیٰ، کراچی: کتب خانہ مظہری، س ن، ج:اول،ص :14

Kandhlavi, Mualāna Muhammad Idrees , Sīrat e Mustafa, Karachi: Kutab Khana Mazheri, S.N, Vol: 1, Ṣ:14

[25] مولانا شاہ محمد جعفر پھلواری، پیغمبر انسانیت، لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، 2006ء، ص :16

Mualāna Shah Muhammad Jayfer Phalwari, Peghamber e Insāniyat, Lahore: Idarah Siqafat e Islamiyah, 2006 CE, Ṣ: 16

[26] ابن قیم الجوزی، احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ، فقہ السیرۃ النبویۃ" من زادِ المعادفی ھدی خیر العباد"، تنسیق و ترتیب و شرح و تقدیم: الدکتور السید الجمیلی، بیروت: دارالفکر العربی، س ن،ص:7

Ibn e Qayam Al Juozi, Ahmad Bin Abdul Haleem Ibn e Temiyah, Fiqh Al Sīrah Al Nabviyah "Min Zād Al Muād Fi Hadi Khair Al Ibad ", Tanseeq Wa Terteeb Wa Sharah Wa taqdim : Al Daktūr Al Syed Al Jameeli , Bayrūt Dār al Fikr Al Arabi , S.N, Ṣ:7

[27] اکرم ضیاء العمری، ڈاکٹر، السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ، مدینہ المنورۃ: مکتبۃ العلوم و الحکم، 1415ھ 1994ء،ص :11-15

Akram Zia Al Umari, Doctor, Al Sīrah Al Nabwiyyah Al Sahihah , Madinah Al Munawrah : Maktabah Al Uloom Wa Al Hikam, 1415 AH/1994 CE, Ṣ: 15

[28] غازی، ڈاکٹر محمود احمد، محاضراتِ سیرت، ص: 533-534

Ghāzī, Doctor Mehmūd Ahmad, Mūhāzirāt e Sirat, Ṣ: 533-534

[29] الصلابی، دکتور علی محمد، سیرت النبیﷺ، ج :ا ول،ص:29

Al Sulābi, Daktūr Ali Muḥammad, Al Sīrah Al Nabwi (SAW), Vol: 1, Ṣ:29

[30] الشامی، محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1428ھ 2007ء، ج:۱ول،ص :3

Al Shami, Muhammad Bin Yousaf Alsālhi, Subul Al Huday Wa Al Rishād Fi Sīrah Khair Al Ibad , Bayrūt Dār al Kutab Al Ilmiyah, 1428AH/2007CE,Vol: 1, Ṣ:29

[31] الزرقانی، محمد بن عبدالباقی (1122ھ)، شرح العلامۃ الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ بالمسخ المحمدیۃ، بیروت: دارالمعرفۃ، 1414ھ1993ء، ج:۱ول،ص: 2

Al Zerqani , Muhammad Bin Abdul Baqi (1122 AH) , Sharah Al Alamah Al Zerqani Ali Al Muwāhib Al Duniyah Bil Masakh Al Muhammadiyah, Bayrūt: Dār al Muarifah , 1414 AH/1993 CE, Vol:1, Ṣ:2

[32] ہاشمی، ڈاکٹر، شاہ معین الدین، بیسویں صدی میں فقہ السیرۃ کا رجحان،ص :112

Hashmi, Doctor, Shah Muayundin, Bīsvi Sadi mein Fiqh Al Sīrah ka Rujhan, Ṣ:112

[33] واقدی، محمد بن عمر، کتاب المغازی، مقدمۃ التحقیق از مارسدن جونس، لبنان: عالم الکتب، 1404ھ، ج:۱ول،ص :34

Waqdi , Muhammad Bin Umer , Kitāb Al Mughazi, Muqadima Al Tehqeeq Az mā rsdan Jouns, Lubnan: Ālim Al Kutab, 1404 AH, Vol: 1, Ṣ:34

[34] ایضاً،ص:34

Ibid, Ṣ:34

[35] السہیلی، عبدالرحمن عبداللہ بن احمد، الروض الأنف، ج:اول،ص: 14-16

Al Suheli, Abdul Rehman Abdullāh Bin Ahmad , Alruod Al Anf, Vol: 1, Ṣ:14-16

[36] السہیلی، الروض الانف، ج:۲،ص: 160

Al Suheli , Alruod Al Anf, Vol: 1, Ṣ:160

[37] الصلابی، علی محمد، سیرت النبیﷺ،ص :29

Al Sulābi, Daktūr Ali Muḥammad, Sīrat Al Nabwi (SAW), Ṣ:29

[38] غازی، ڈاکٹر محمود احمد، محاضرات سیرت،ص :554

GHāzī, Doctor Mehmūd Ahmad, Mūhāzirāt e Sirat, Ṣ: 554

[39] ابن قیم، علامہ شمس الدین، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد محمدؐ، بیروت: دارالکتب العربی، 1425ھ 2005ء، ج:اول،ص 454:

Ibn e Qayam, Ālama Shams Al Dīn , Zcd Al Muād Fi Hadi Khair Al Ibad Muhammad" , Bayrūt Dār al Fikr Al Arabi , 1425AH/2005CE, Vol:1, Ṣ:454

[40] اکرم ضیاء العمری، ڈاکٹر، سیرت رحمت عالم، مترجم: خدا بخش کلیار،ص :59

Akram Zia Al Umari, Doctor, Sīrat Rehmat e Ālim, Muterjim: Khuda Bakhsh Kalyār , Ṣ: 59

[41] قریبیی، ابراہیم بن ابراہیم، روایات غزوۃ بنی الصطلق وھی غزوۃ المریسیع، المدینہ المنورۃ: المجلس العلمی، احیاء التراث الاسلامی، الملکۃ العربیۃ السعودیۃ الجامعۃ الاسلامیہ، س ن، ص:3

Qareebi, Ibrahim Bin Ibrahim, Rawayat Gazwah Bani Al Satliq Wa Hiya Gazwah Al Murī siy, Al Madinah al Munawirah: Al Majlis Al Ilmi , Ahyah Al Turath Al Islami , Al Makkah Al Arbiyah Al Soudiyah Al Jmiyāh Al Islamiyāh,S.N, Ṣ: 3

[42] الفقیھی، عبدالحمید بن علی، جھود العلماء فی تصنیف السیرۃ النبویۃ فی القرنین الثامن و التاسع الھجرتین، عرض تاریخی، المدینۃ المنورۃ: مجمع للملک فھد لطباعۃ المصحف الشریف، ص :18

Al Faqhihi, Abdul Hameed Bin Ali, Jahūd Al Ulmaa Fi Tasnif Al Sīrah Al Nabwiyah Fi Al Qernain Al Thamin Wa Al Tasiy Al Hijraten, Arz Tareekhi, Al Madinah Al Munawirah: Majmay Lil Mulk Fahad Litibāh Al Mushif Al Sharif , , Ṣ: 18

[43] العلیمی، احمد محمد، دروس فی السیرۃ النبویۃ و عبرھا (فقہ السیرۃ)، مطبوعات جامعۃ الامام المتحدہ، ص :6

Al Alīmi, Ahmad Muhammad , Durūs Fi Al Sīrah Al Nabwiyah Wa Abrihā (Fiqh Al Sīrah) Matboāt Jamiyah Al Imam Al mutahidah, Ṣ: 6

[44] احمد شکری، فقہ السیرۃ النبویۃ فی التفاسیر المعاصرۃ، ص: 115-116

Ahmad Shakri,Fiqh Al Sīrah Al Nabwiyah Fi Al Tafasīr Al Muāsirah, , Ṣ: 115-116

[45] اس کتاب کے مقدمہ میں بیان کیا گیا ہے کہ اس میں فقہی مبحث کو لایا گیا، س ن، ص: 23

[46]الصلابی، علی محمد، سیرت النبیﷺ، ج:اول،ص: 37

Al Sulābi, Ali Muḥammad, Sīrat Al Nabwi (SAW), Ṣ:37

[47]اسماعیل بن محمد بن سعد، البدایۃ والنھایۃ، ج:2،ص :242

Ismaīl Bin Muhammad Bin Saad, Al Badayah Wa Al Nahayah ,Vol: 2, Ṣ:242